افطار کی چند منقول وماثور دعائیں

....

افطار کی دعا' افطار کے بعد پڑھی جائے یا افطار سے پہلے؟

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم، پبلیشرز، کراچی

فہرست رسالہ

افطار کی چند منقول و ماثور دعائیں	۳
افطار سے پہلے پڑھنے دعائیں	۳
افطار کے بعد پڑھنے دعائیں	۴
کوئی روزہ افطار کرائے تو یہ دعاء دیں	۴
افطار کی دعا' افطار کے بعد پڑھی جائے یا افطار سے پہلے؟	
افطار کی دعا' افطار کے بعد پڑھی جائے یا افطار سے پہلے؟	۵
ماضی کے صیغے سے استدلال صحیح نہیں	۵
صلی اللہ علیہ وسلم ' رضی اللہ عنہ ، رحمہ اللہ : سب ماضی کے صیغے ہیں، مگر معانی مستقبل کے مراد ہیں	۹
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کی رائے	۹
دعائے افطار کے ساتھ بسم اللہ	۱۰
افطار کے بعد کی دعا	۱۰
''خیر الفتاوی'' کا فتوی	۱۱

افطار کی چند منقول وماثور دعائیں

افطار سے پہلے پڑھنے کی دعائیں

(۱)......اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(ابوداؤد، باب القول عند الافطار، کتاب الصیام، رقم الحدیث:۲۳۵۸)

(۲)......بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۹ ج۳، باب ما یقول اذا افطر، کتاب الصیام، رقم الحدیث:۴۸۹۲۔معجم الصغیر للطبرانی ص۱۳۳/۱۳۴ ج۲، الروض الدانی الی المعجم الصغیر للطبرانی ص۱۳۴ ج۲، رقم الحدیث:۹۱۸)

(۳)......اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْنَا، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا، فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۹ ج۳، باب ما یقول اذا أفطر، کتاب الصیام، رقم الحدیث:۴۸۹۳۔عمل الیوم واللیلۃ ص۲۷۱، باب: مایقول اذا افطر، رقم الحدیث:۴۸۰)

(۴)......بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ، تَقَبَّلْ مِنِّی اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(کتاب الدعاء (للطبرانی) ص۲۸۶، باب القول عند الافطار، رقم الحدیث:۹۱۸)

(۵)......اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ، اَنْ تَغْفِرَلِیْ [ذُنُوْبِیْ]۔

(ابن ماجہ، باب فی الصائم لا ترد دعوتہ، کتاب الصیام، رقم الحدیث:۱۷۵۳۔مستدرک حاکم ص۴۲۲ ج۱، کتاب الصوم، رقم الحدیث:۱۵۳۵)

افطار کے بعد پڑھنے کی دعائیں

(٦)......ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ[تَعَالٰی]۔

(ابوداؤد، باب القول عند الافطار ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۲۳۵۷۔عمل الیوم واللیلة ص ۲۷۰، باب: مایقول اذا افطر ، رقم الحدیث:۴۷۸)

(٧)......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ ، وَ رَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ۔

(عمل الیوم واللیلة ص۲۷۰، باب: مایقول اذا افطر ، رقم الحدیث:۴۷۹)

کوئی روزہ افطار کرائے تو یہ دعا دیں

(٨)......اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ ، وَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلاَئِکَةُ۔

(ابوداؤد، باب فی الدعاء لرب الطعام اذا اکل عنده ، کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث:۳۸۵۴۔ابن ماجہ، باب فی ثواب من فطّر صائما ،کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۱۷۴۷)

(٩)......اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ ، وَغَشِیَتْکُمُ الرَّحْمَةُ ، وَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ [الْأَبَارُ] ، وَ تَنَزَّلَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلاَئِکَةُ۔

(کتاب الدعاء(للطبرانی) ص۲۸۷، باب ما یقول من افطر عند قوم ، رقم الحدیث:۹۲۲/۹۲۵)

افطار کی دعا' افطار کے بعد پڑھی جائے یا افطار سے پہلے؟

دعائے افطار: ''اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ ، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ '' کے متعلق بعض حضرات نے بہت شدت سے یہ موقف اختیار کیا کہ اس دعا کو افطار سے پہلے پڑھنا صحیح نہیں، بلکہ افطار کے بعد پڑھنا چاہئے، اور دلیل یہ دی کہ ''صُمْتُ ''اور''اَفْطَرْتُ'' ماضی کے صیغے ہیں، تو افطار کے بعد پڑھنے ہی سے ان کے معنی درست ہو سکتے ہیں۔

ماضی کے صیغہ سے استدلال صحیح نہیں

جواباً عرض ہے کہ: اس دعا کو پڑھنے کا معمول اکابر کا افطار سے پہلے ہی ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ یہی مناسب ہے، اس لئے کہ عربی میں دعا کے لئے چاہے صیغے ماضی کے ہوں مستقبل کے معنی مراد ہو سکتے ہیں، خود افطار کے بعد کی دعا: ''اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ ، وَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَيْکُمُ الْمَلاَئِکَةُ''۔

(ابوداؤد، باب فی الدعاء لرب الطعام اذا اکل عنده ، کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث:۳۸۵۴۔

ابن ماجہ، باب فی ثواب من فطّر صائما ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۱۷۴۷)

میں ''اَفْطَرَ ''اور''اَکَلَ'' ماضی کے صیغے ہیں، مگر ان کے معانی ماضی کے نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح قرآن کریم میں بعض صیغے ماضی کے ہیں، مگر ان کے معانی حال یا مستقبل کے ہوں گے، مثلاً:

(۱)......لِمَنْ اَرَادَ......فَاِنْ اَرَادَ...... وَاِنْ اَرَدْتُّمْ۔(پ:۲۔سورۂ بقرہ، آیت نمبر:۲۳۳)

اس آیت میں تین جگہوں پر ماضی کے صیغے ہیں، مگر ترجمہ ماضی کا نہیں ہو سکتا۔

(۲)......مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِکَ سُوْٓءً۔(پ:۱۲۔سورۂ یوسف، آیت نمبر:۲۵)

ترجمہ:......جو کوئی تمہاری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے۔

(۳)......تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔(پ:۱۳۔سورۂ یوسف،آیت نمبر:۱۰۱)

ترجمہ:...... مجھے اس حال میں دنیا سے اٹھانا کہ میں تیرا فرماں بردار ہوں، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کرنا۔

(۴)......فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

(پ:۱۴۔سورۂ نحل،آیت نمبر:۹۸)

ترجمہ:...... چنانچہ جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

(۵)......وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا۔(پ:۱۵۔سورۂ بنی اسرائیل،آیت نمبر:۴۵)

ترجمہ:......اور (اے پیغمبر!) جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ایک اَن دیکھا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔

(۶)......وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَہٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ نُفُوْرًا۔

(پ:۱۵۔سورۂ بنی اسرائیل،آیت نمبر:۴۶)

ترجمہ:......اور جب تم قرآن میں تنہا اپنے رب کا ذکر کرتے ہو تو یہ لوگ نفرت کے عالم میں پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔

(۷)......وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَ لَعَنَھُمْ وَ اَعَدَّ لَھُمْ جَھَنَّمَ۔

(پ:۲۶۔سورۂ فتح،آیت نمبر:۷)

ترجمہ:......اور (آخرت میں) اللہ تعالی ان پر غضبناک ہوں گے اور ان کو رحمت سے دور کریں گے اور ان کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔

(۸)......فَاِذَا قَرَأْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ۔(پ:۲۹۔سورۂ قیامہ،آیت نمبر:۱۸)

ترجمہ:......پھر جب ہم اسے (جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے) پڑھ رہے ہوں تو تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو۔

(۹)......رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ۔(پ:۳۰۔سورۂ بینہ،آیت نمبر:۸)

ترجمہ:......اللہ تعالی ان سے خوش ہوں گے۔

(۱۰)...... تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔(پ:۳۰۔سورۂ لہب،آیت نمبر:۱)

ترجمہ:...... ہاتھ ابولہب کے برباد ہوں،اور وہ خود برباد ہو چکا ہے۔

ان آیتوں میں:’’اَرَادَ‘‘’’تَوَفَّنِیۡ‘‘’’غَضِبَ‘‘’’لَعَنَ‘‘’’اَعَدَّ‘‘’’قَرَأْتَ‘‘ ’’ذَکَرۡتَ‘‘اور’’قَرَأْنٰهُ‘‘’’رَضِیَ‘‘’’تَبَّت‘‘ماضی کے صیغے ہیں،مگران کے ترجمے ماضی سے نہیں ہو سکتے کہ جب آپ نے: ارادہ کیا،یا مجھے وفات دی،یا غصہ ہوئے،یا لعنت کی، یا تیار کی،یا قرآن پڑھا،یا جب آپ نے اپنے رب کا ذکر کیا اور جب ہم نے قرآن پڑھا۔

نوٹ:......ایسی دسیوں آیتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

(۱)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا تشربوا واحدًا كشُربِ البعير ولكنِ اشْربوا مَثنى و ثُلاث ، وسَمُّوا اذا انتم شرِبتُم، واحمدوا اذا انتم رَفَعتُم۔

(ترمذی، باب ما جاء فی التنفس فی الاناء ، ابواب الاشربة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، رقم الحديث:۱۸۸۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح یکبارگی مت پیو، بلکہ دو مرتبہ اور تین مرتبہ کر کے پیو، اور جب بھی تم

کوئی چیز پیو تو اللہ تعالیٰ کا نام لو اور جب پی کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو۔

تشریح:......اس حدیث شریف میں ’’شربتم‘‘ ماضی کا صیغہ ہے، مگر اس کا معنی ماضی کا نہیں کیا جاسکتا، اس لئے بسم اللہ تو کھانے پینے کی ابتدا میں ہے آخر میں نہیں۔

(۲)......عن ابن عباس رضی اللہ عنھما: انّ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب یتنفّس مرتین۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الشرب بنفسین ، ابواب الاشربۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، رقم الحدیث:۱۸۸٦)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ جب کوئی چیز پیتے تو درمیان میں دو مرتبہ سانس لیتے۔

تشریح:......اس حدیث شریف میں ’’شرب‘‘ ماضی کا صیغہ ہے، مگر اس کا معنی ماضی کا نہیں کیا جاسکتا۔

(۳)......عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ رضی اللہ عنھما: انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اذا شرب احدکم فلا یتنفّس فی الاناء۔

(ترمذی، باب ما جاء فی کراھیۃ التنفس فی الاناء ، ابواب الاشربۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، رقم الحدیث:۱۸۸٦)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

تشریح:......اس حدیث شریف میں ’’شرب‘‘ ماضی کا صیغہ ہے، مگر اس کا معنی ماضی کا نہیں

کیا جا سکتا۔

(۴)......زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی ، وَ غَفَرَ ذَنْبَکَ ، وَ یَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا کُنْتَ۔

(ترمذی، باب منه ،[دعاء زودک الله التقوی] ' ابواب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ، رقم الحدیث:۳۴۴۴)

''زَوَّدَ ، غَفَرَ، یَسَّرَ'' سب ماضی کے صیغے ہیں،مگر معانی مستقبل کے ہیں۔

صلی الله علیه وسلم ' رضی الله عنه ، رحمه الله : سب ماضی کے صیغے ہیں،مگر معانی مستقبل کے مراد ہیں

ہم آپ ﷺ کے لئے''صلی الله علیه وسلم ''اورحضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے''رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم ''اور دیگرحضرات کے لئے رحمہم اللہ کہتے یا لکھتے ہیں ان میں ''صلّی 'رَضِیَ 'رَحِم '' سب ماضی کے صیغے ہیں،مگر مقصود دعا ہے کہ: اللہ تعالی کا سلام ہو، اللہ تعالی ان سے راضی ہو، اللہ تعالی ان پر رحم فرمائے۔تو یہ سب ماضی کے صیغے ہیں، مگر معانی مستقبل کے مراد ہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کی رائے

شارح ابوداؤد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ نے افطار کی اس دعا کے تحت قبل اور بعد کی کوئی صراحت نہیں فرمائی، البتہ دوسری دعا''ذَھَبَ الظَّمَأُ'' کے تحت تحریر فرماتے ہیں:'' (اذا افطر قال) بعد الافطار ''۔اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رحمہ اللہ کی رائے بھی یہی ہے کہ پہلی دعا کھانے سے پہلے پڑھی جائے۔

(بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد ص۴۹۹ ج۷،(ط: دارالبشائرالاسلامیہ)تحت رقم الحدیث:۲۳۵۷)

دعائے افطار کے ساتھ بسم اللہ

بعض کتب احادیث میں اس دعا کے ساتھ بسم اللہ بھی آئی ہے، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ افطار کی دعا پہلے پڑھی جائے گی، اس لئے کہ بسم اللہ تو کھانے سے پہلے منقول ہے نہ کہ بعد میں۔

(۱)......بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ ' وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ' تَقَبَّلْ مِنِّی اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

(کتاب الدعاء (للطبرانی) ص۲۸۶، باب القول عند الافطار ، رقم الحدیث:۹۱۸)

(۲)......بِسْمِ اللّٰہِ ' اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ ' وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(مجمع الزوائد ص۲۷۹ ج۳، باب ما یقول اذا افطر ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۴۸۹۲۔معجم الصغیر للطبرانی ص۱۳۳/۱۳۴ ج۲، الروض الدانی الی المعجم الصغیر للطبرانی ص۱۳۴ ج۲، رقم الحدیث:۹۱۸)

افطار کے بعد کی دعا

افطار کے بعد کی دعا یہ ہے:

(۱)......ذَھَبَ الظَّمَأُ ' وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ' وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ [تَعَالٰی]۔

(ابوداؤد، باب القول عند الافطار ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۲۳۵۷۔

عمل الیوم واللیلۃ ص۲۷۰، باب: مایقول اذا افطر ، رقم الحدیث:۴۷۸)

تشریح:......اس دعا کو افطار کے بعد پڑھا جائے، اس لئے کہ اس کے معنی تب ہی درست ہو سکتے ہیں جب اس کو کچھ کھانے اور پینے کے بعد پڑھا جائے، مثلاً: رگیں سیراب ہوگئیں، ظاہر ہے جب کچھ پیئے گا تو رگیں سیراب ہوں گی۔

اسی طرح افطار کے بعد کی ایک اور دعا بھی منقول ہے۔حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

(۲)......اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ ، وَ رَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ۔

(عمل الیوم واللیلة ص۲۷۰، باب: مایقول اذا افطر ، رقم الحدیث:۴۷۹)

تشریح:......اس دعا کو بھی افطار کے بعد پڑھنا چاہئے، اس لئے کہ اس میں تحمید کا لفظ ہے اور اکثر دعاؤں میں تحمید کا ذکر کھانے کے بعد منقول ہے۔

خیر الفتاوی کا فتوی

سوال:......روزہ افطار کرنے کی دعا پہلے پڑھی جائے یا افطار کرنے کے بعد؟

الجواب:......افطار کرتے وقت قبل از افطار دعاء افطار پڑھ کر روزہ کھولا جائے۔

(خیر الفتاوی ص۸۷ ج۴)